© rasailojaraid.com

طبقۂ صحابہؓ میں

فقیہات ومفتیات اور محدّثات

(۲)

(از مولانا قاضی اطہر مبارک پوری، ایڈیٹر البلاغ بمبئی)

(۱۵) حضرت ام الدرداء الکبریٰ رضؓ

حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کا نام خیرہ بنت ابوحدرد اسلمی ہے، ان کی نسبت ہجیمیہ اوصابیہ ہے، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں، نہایت عالمہ، فقیہہ، اور عاقلہ، فاضلہ اور عابدہ زاہدہ خاتون تھیں، امام ابن عبدالبر نے لکھا ہے:

وکانت من فضلاء النساء وعقلائھن وذوات الرای منھن، مع العبادۃ والنسک[۱]

وہ نسک وعبادت کے ساتھ طبقۂ نسواں میں عاقلہ، فاضلہ اور صاحب الرائے تھیں۔

امام ذہبیؒ نے حضرت ام درداء کو طبقۂ صحابہ کے محفاظ حدیث میں شمار کیا ہے اور تذکرۃ الحفاظ میں ان کے بارے میں لکھا ہے:

کانت فقیھۃً، عالمۃً، عابدۃً، ملیحۃً،

وہ فقیہہ، عالمہ، عابدہ، حسینہ،

[۱] استیعاب ج ۲ ص ۷۹۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جمیلۃ واسعۃ العلم، وافرۃ العقل — وجمیلہ تھیں، اور وسیع علم اور وافر عقل رکھتی تھیں۔

انھوں نے اپنے شوہر حضرت ابو درداء، حضرت سلمان فارسی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے بہت زیادہ احادیث کی روایت کی ہے، اور ان سے مکحول شامی، سالم بن ابو جعد، زید بن اسلم، اسمٰعیل بن عبید اللہ، ابو حازم مدنی، عطار کیخارانی، اور کئی دیگر حضرات نے روایت کی ہے[1]، ابن عبد البر نے لکھا ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے شوہر ابو درداء سے روایت کی ہے، اور ان سے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے جس میں صفوان بن عبداللہ بن صفوان، میمون بن مہران، زید بن اسلم، اور ام درداء الصغریٰ شامل ہیں[2]۔

(۱۶) حضرت زینب بنت ابو سلمہؓ

حضرت زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ام المومنین حضرت ام سلمہ ہیں اس لئے ان کو زینب بنت ام سلمہ بھی کہتے ہیں، حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق ان سے بے انتہا محبت کرتی تھیں، انھوں نے ان کو دودھ پلایا تھا۔

حضرت زینب بنت ابو سلمہ فقہائے مدینہ میں ممتاز مقام و مرتبہ رکھتی تھیں، مشہور تابعی عالم ابو رافع کا بیان ہے:

کنتُ اذا ذکرتُ امرأۃً بالمدینۃ فقیھۃً ذکرت بنت ابی سلمۃ — میں جب بھی مدینہ منورہ کی کسی فقیہہ عورت کو یاد کرتا تھا تو زینب بنت ابو سلمہ کو یاد کرتا تھا۔

ان ہی کا بیان ہے کہ ایک دن کسی بات پر میں اپنی بیوی پر غصہ ہوا، اور باتوں باتوں میں زینب بنت ابو سلمہ کا نام میری زبان پر آگیا تو بیوی بے ساختہ بول اٹھی:

زینب بنت ام سلمۃ ھی یومئذٍ؟ — زینب بنت ام سلمہ اس زمانہ میں مدینہ منورہ کی

---

[1] تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۵۰ [2] استیعاب ج ۲ ص ۱۹۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

افقہ امرأۃ بالمدینۃ　سب سے بڑی فقیہہ عورت ہیں۔

انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امہات المومنین حضرت ام سلمہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت زینب بنت جحشؓ، حضرت ام حبیبہؓ سے روایت کی ہے، اور ان سے ان کے صاجزادے ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن زمعہ، محمد بن عمرو بن عطار، حمید بن نافع مدنی، عراک بن مالک، عروہ ابن زبیر، ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن، کلیب بن وائل، علی بن حسین بن علی زین العابدین، ابو قلابہ جرمی وغیرہ نے روایت کی، ۶۳ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال کیا۔[1]

(۱۷) حضرت لیلیٰ بنت قانف رضؓ

حضرت لیلیٰ بنت قانف ثقفیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاجزادی حضرت ام کلثوم کے انتقال پر ان کے غسل وکفن میں شریک تھیں۔ ان کا بیان ہے کہ ہم حضرت ام کلثوم کو غسل وکفن دے رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر کھڑے ہو کر ہم کو کفن کا ایک ایک کپڑا دے رہے تھے۔[2] ان سے داؤد بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی نے روایت کی ہے۔[3] بعض کتابوں میں قائف ہمزہ سے ہے، مگر حافظ ابن حجر نے اصابہ میں قانف بقاف فتم نون ثم فار سے تصریح کی ہے۔[4]

(۱۸) حضرت سہلہ بنت سہیل رضؓ

حضرت سہلہ بن سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہا ابتدائی دور میں مکہ مکرمہ میں مسلمان ہوئیں اور اپنے شوہر حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ کے ساتھ ہجرت حبشہ میں شریک رہیں، ان کے شوہر ابو حذیفہ کے غلام حضرت سالم تھے جن کو انھوں نے اپنا متبنّیٰ بنا لیا تھا، اور وہ اندر آنے جانے لگے تھے۔ اسی زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رضاعت کی صورت بتائی اور سالم ان کے رضاعی لڑکے بن گئے، بعد میں حضرت عائشہ اس زمانہ کی رضاعت پر رشتۂ رضاعت کا فتویٰ دیا کرتی تھیں مگر دوسری ازواج مطہرات

---

[1] تہذیب التہذیب ج ۱۲ ص ۴۲۲　[3] اسد الغابہ ج ۵ ص ۵۴۳

[2] تہذیب التہذیب ج ۱۲ ص ۴۵۰　[4] اصابہ ج ۸ ص ۱۸۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا کہنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت سہلہ بنت سہیل کو اس بارے میں خاص رخصت و اجازت تھی۔

حضرت سالم مولی ابی حذیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے قبا میں پہنچ گئے تھے اور اب تک جتنے صحابہ ہجرت کر کے وہاں آ گئے تھے ان سب کی امامت وہی کرتے تھے[۴]

(۱۹) حضرت غامدیہ ازدیہ رض

حضرت غامدیہ رضی اللہ عنہا قبیلہ ازد کی شاخ بنی غامد سے تھیں، صحیح مسلم وغیرہ میں ان کے رجم کئے جانے کا واقعہ درج ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے بارے میں فرمایا: لقد تابت توبۃ لو تابہا صاحب مکس لغفر لہ[۱]

(۲۰) حضرت ام سلمہ بنت ابو حکیم رض

حضرت ام سلمہ بنت ابو حکیم رضی اللہ عنہا کی کنیت ام سلیم ہے، ام سلیمان بھی بیان کی گئی ہے، نام معلوم نہیں، انھوں نے ان مُثرہ صحابیات کی علمی اور دینی صحبت اٹھائی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازوں میں شریک رہا کرتی تھیں[۲]

(۲۱) حضرت ام یوسف برکہ حبشیہ رض

حضرت ام یوسف برکہ حبشیہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام المومنین ام حبیبہ رض کی خادمہ ہیں، ام حبیبہ اپنے پہلے شوہر کے ساتھ ہجرت حبشہ میں شریک رہیں، واپسی پر حضرت ام یوسف وہیں سے ان کی خادمہ بن کر آئیں، اور جب حضرت ام حبیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں آئیں تو ام یوسف بھی ان کے ساتھ چلی آئیں[۳]

---

[۱] طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۲۷۰ [۲] تجرید اسماء الصحابہ ذہبی ج ۲ ص ۳۲۵

[۳] استیعاب ج ۴ ص ۳۰۲، ۳۰۳، اسد الغابہ ج ۵ ص ۵۸۹ [۴] اصابہ ج ۸ ص ۲۴۷ و ص ۳۹۰۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۲۲) حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن انصاریہ

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ انصاریہ رحمۃ اللہ علیہا مدینہ منورہ کی عالمات تابعیات میں سے ہیں، ان کی تربیت ام المومنین نے فرمائی ہے، زبردست فقیہہ محدثہ اور عالمہ فاضلہ خاتون تھیں، خاص طور سے حضرت عائشہ کی احادیث وفقہی آرار کا علم سب سے زیادہ رکھتی تھیں، ابن حبان نے لکھا ہے:

كانت من اعلم الناس بحديث عائشة

ان کے پاس حضرت عائشہ کی احادیث کا علم سب سے زیادہ تھا۔

محمد بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا:

ما بقی احد اعلم بحديث عائشة من عمرة [1]

اب کوئی شخص ایسا نہیں رہ گیا جو احادیث عائشہ کو عمرہ سے زیادہ جانتا ہو۔

امام زہری کا بیان ہے کہ مجھ سے قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق نے فرمایا کہ تم طلب علم کے حریص معلوم ہوتے ہو کیا میں تم کو اس کی جگہ بتادوں؟ میں نے عرض کیا ضرور بتائیے تو کہا:

عليك بعمرة بنت عبدالرحمٰن فانها كانت في حجر عائشة فاتيتها فوجدتها بحرا لا ينزف [2]

تم عمرہ بنت عبدالرحمٰن کے پاس جاؤ، وہ حضرت عائشہ کی آغوش کی پروردہ ہیں، چنانچہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ان کو علم کا ایسا سمندر پایا جو کم نہیں ہوتا۔

حضرت عمرہ کے پاس احادیث رسول کا ایک نادر مجموعہ تھا، حضرت عمر بن عبدالعزیز نے احادیث کی تدوین کے سلسلہ میں اس مجموعہ کو خاص طور سے نقل کرایا۔ ابن سعد کا بیان ہے:

---

[1] تہذیب التہذیب ج ۱۲ ص ۴۳۸ [2] تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۱۰۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وکتب عمر بن عبد العزیز الی ابی بکر بن محمد بن حزم ان انظر ما کان من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او سنة ماضیة او حدیث عمرة فاکتبه فانی خشیت دروس العلم وذھاب اھله[1]

حضرت عمر بن عبد العزیز نے ابوبکر بن محمد بن حزم کے پاس لکھا کہ تم تلاش کرو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حدیث یا سنت جاریہ، یا عمرہ بنت عبد الرحمٰن کی حدیث دیکھو اسے لکھ لو، کیونکہ مجھے علم دین کے مٹنے اور اہل علم کے ختم ہونے کا ڈر ہے۔

• عمرہ بنت عبد الرحمٰن نے حضرت عائشہ، ام ہشام بنت حارثہ، حبیبہ بنت سہل، ام حبیبہ، حمنہ بنت جحش سے روایت کی ہے، اور ان سے صاحبزادے ابو الرجال، بھائی محمد بن عبد الرحمٰن انصاری، بھتیجے یحییٰ بن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن، پوتے حارثہ بن ابو الرجال، ابوبکر بن محمد بن حزم، عبد اللہ بن ابوبکر ابن محمد بن حزم، یحییٰ بن قیس انصاری، سعد بن سعید بن قیس انصاری، عبدربہ بن سعید بن قیس انصاری، عروہ بن زبیر، سلیمان بن یسار، امام زہری، عمرو بن دینار وغیرہ نے روایت کی، ۹۸ھ، یا ۱۰۶ھ یا ۱۰۲ھ میں انتقال ہوا[2]

یہ ان بائیس فقیہات و مفتیات کا تذکرہ ہے جو عہد صحابہ میں فقہ و فتویٰ میں مرجع تھیں، اور ان کے فتاوے، مسائل اور فقہی آراء پر اعتماد کیا جاتا تھا، اور یہ سب بنات اسلام کتاب و سنت کا معتبر و معتمد علم رکھتی تھیں۔

ان کے علاوہ اس دور میں ایسی عالمات و محدثات بھی تھیں جو خاص طور سے حدیث میں امامت کا درجہ رکھتی تھیں اور ان کی احادیث و مرویات کتب حدیث میں بہت زیادہ پائی جاتی ہیں، محدثین نے عہد صحابہ کی محدثات کے نام اور حالات بیان کئے ہیں، جن میں مذکورہ بالا فقیہات و مفتیات کے علاوہ دیگر صحابیات بھی شامل ہیں، چنانچہ امام ذہبیؒ

---

[1] طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۴۸۷ [2] تہذیب التہذیب ج ۱۲ ص ۴۳۸

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نے تذکرۃ الحفاظ کے طبقۂ اولیٰ میں ۲۳ کبار صحابہ کے حالات لکھے ہیں جن میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حال بھی ہے، اور طبقۂ ثانیہ میں کبار تابعین کے ذکر میں حضرت ام درداء الکبریٰ کو شامل کیا ہے، نیز طبقۂ اولیٰ کے حفاظِ حدیث میں ۲۳ حضرات کا مفصل تذکرہ کرنے کے بعد ان ۴۴ نبلار صحابہ کے نام درج کئے ہیں جن کی مرویات واحادیث عام طور سے کتب حدیث میں موجود ہیں، اس کے بعد چودہ حافظاتِ حدیث کے نام یوں دیئے ہیں: حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضؓ، ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث مصطلقیہ رضؓ، ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر بن خطاب عدویہ رضؓ، ام المومنین حضرت ام حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان امویہ رضؓ، ام المومنین حضرت زینب بنت جحش اسدیہ رضؓ، حضرت زینب بنت ابوسلمہ مخزومیہ رضؓ، حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاشمیہ رضؓ، حضرت ام الفضل لبابہ بنت حارث ہلالیہ رضؓ، ان کی بہن ام المومنین حضرت میمونہ رضؓ، حضرت ام عطیہ نسیبہ انصاریہ رضؓ، ام المومنین حضرت ام سلمہ ہند مخزومیہ رضؓ، حضرت ام حرام بنت ملحان انصاریہ رضؓ، ان کی بہن حضرت ام سلیم رضؓ، حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہن[1] ان چودہ حافظاتِ حدیث میں دس کے تذکرے گزشتہ بیان میں ہو چکے جو کتاب وسنت کی عالمہ فاضلہ ہونے کے ساتھ فقہ وفتویٰ میں امتیازی حیثیت رکھتی تھیں، باقی چار یعنی ام الفضل لبابہ بنت حارث ہلالیہ، ام حرام بنت ملحان انصاریہ، ام سلیم بنت ملحان انصاریہ، اور ام ہانی بنت ابوطالب کا مختصر تذکرہ موقع محل کے اعتبار سے مناسب معلوم ہوتا ہے۔

حضرت ام حرام بنت ملحان انصاریہ رضؓ

حضرت ام حرام بنت ملحان بن خالد انصاریہ رضی اللہ عنہا حضرت ام سلیم کی بہن، حضرت انس بن مالک کی خالہ اور حضرت عبادہ بن صامت کی زوجہ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بہت مانوس تھے اور ان کی بڑی

---

[1] تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۴۵

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تعظیم و تکریم فرماتے، امام عبد البر کا بیان ہے :

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرمھا، ویزورھا فی بیتھا، ویقیل عندھا ودعا لھا بالشھادۃ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام کا احترام فرماتے، ان کے گھر جا کر ملاقات کرتے، دوپہر میں ان کے یہاں سوتے اور آپ نے ان کو شہادت کی دعا دی۔

صحیح بخاری وغیرہ میں اس سلسلے میں ان کے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب دیکھنا اور حضرت ام حرام کی اپنی شہادت کی خواہش پر آپ کا ان کو اس کی دعا دینا اور غزوۂ قبرص میں شہادت پانا مذکور ہے، وہ خلافتِ عثمانی میں ۲۷ھ میں قبرص کی بحری مہم پر اپنے شوہر حضرت عبادہ بن صامت رض کے ساتھ شریک ہوئیں، ساحل قبرص پر جہاز سے اتریں اور سواری سے گر کر شہید ہوگئیں اور وہیں دفن کی گئیں [1]

انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور انس بن مالک، عمیر بن اسود عنسی، یعلی بن شداد بن اوس، عطا بن یسار نے روایت کی ہے [2]۔

حضرت ام سلیم بنت ملحان انصاریہ رض

حضرت ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا، حضرت ام حرام کی بہن اور حضرت انس بن مالک کی والدہ ہیں، ابتدائے اسلام میں اپنی قوم کے ساتھ مسلمان ہوگئیں مگر ان کا شوہر مالک بن نضر ان کی دعوت اسلام پر خفا ہو کر شام چلا گیا، کے بعد ابوطلحہ انصاری نے ان کو شادی کا پیغام دیا تو ان سے کہا کہ

یا ابا طلحۃ الست تعلم ان الٰھک الذی تعبد ینبت من الارض ینجرھا حبشی بنی فلان قال بلی، قالت افلا تستحی تعبد

ابوطلحہ! کیا تم کو معلوم ... کی تم عبادت کرتے ... اور فلاں قبیلہ ...

[1] استیعاب ج ۲ ص ۷۹۰
[2] تہذیب ا...

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خشبۃ ، ان انت اسلمت فانی لا ارید منک الصداق غیرہ

ابوطلحہ نے جب اسے مان لیا تو ام سلیم نے کہا کہ تم کو شرم نہیں آتی کہ تم لکڑی کی پوجا کرتے ہو؟ اگر تم اسلام قبول کر لو تو یہی میرا مہر ہو گا۔

یہ سن کر ابوطلحہ نے کچھ غور کرنے کے بعد اسلام قبول کر لیا اور حضرت ام حرام نے اپنے صاحبزادے انس بن مالک سے کہا کہ تم ابوطلحہ سے میرے نکاح کا انتظام کرو، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوئی تھیں۔

وکانت من عقلاء النساء[1]

اور عقلمند عورتوں میں سے تھیں۔

حضرت ابوطلحہ انصاری سے حضرت عبداللہ بن ابوطلحہ انصاری پیدا ہوئے جن کی اولاد میں بڑی برکت ہوئی، ان کے دس لڑکے تھے، سب کے سب عالم دین اور محدث و فقیہ تھے اور ان سب سے علم پھیلا، حضرت ام سلیمؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، اور ان سے صاحبزادے انس بن مالک، عبداللہ بن عباس، عمرو بن عاصم انصاری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے روایت کی[2]

حضرت ام الفضل لبابہ بنت حارث ہلالیہؓ

حضرت ام الفضل لبابہ الکبریٰ بنت حارث بن حزن ہلالیہ رضی اللہ عنہا ام المومنین حضرت میمونہ کی حقیقی بہن، حضرت عباس بن عبدالمطلب کی زوجہ اور حضرت خالد بن ولید کی خالہ ہیں، ایک روایت کے مطابق ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بعد وہ دوسری عورت ہیں جنھوں نے اسلام قبول کیا، منجبات میں سے ہیں، ان کے بطن سے حضرت عباسؓ کے چھ نجیب و شریف لڑکے پیدا ہوئے، فضل، عبداللہ فقیہ، معبد، قثم، عبدالرحمٰن، فضل سے حضرت لبابہ کی کنیت ام الفضل اور حضرت عباس کی کنیت ابوالفضل ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی تھیں۔ آپ خاص طور سے

---

[1] اسد الغابہ ج ۵ ص ۵۹۲، و استیعاب ج ۲ ص ۸۰۳ [2] تہذیب التہذیب ج ۱۲ ص ۴۱

© rasailojaraid.com

ان کے یہاں تشریف لے جاتے اور آرام فرماتے تھے۔

وروت عنہ احادیث کثیرۃ وکانت من المنجبات [1]

انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ احادیث کی روایت کی ہے، وہ ان عورتوں میں سے تھیں جن کی اولاد نجیب و شریف تھی۔

ایک مرتبہ صحابہ کو شک ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عرفہ کو روزہ رکھا ہے یا نہیں؟ تو اسے معلوم کرنے کے لئے حضرت ام الفضل لبابہ نے آپ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا جسے آپ نے نوش فرمایا اور معلوم ہوگیا کہ آپ نے روزہ نہیں رکھا ہے [2]

جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے حضرت لبابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں اور ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ بن عباس، کریب مولیٰ عبداللہ بن عباس، تمام، ان کے مولیٰ عمیر بن حارث، انس بن مالک، قابوس بن ابو مخارق، عبداللہ بن حارث بن نوفل نے روایت کی ہے [3]

حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رض

حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حقیقی بہن ہیں، فتح مکہ کے وقت اسلام لائیں اور ان کا شوہر ہبیرہ بن ابو وہب نجران کی طرف بھاگ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو شادی کا پیغام بھیجا تو ان الفاظ میں معذرت کردی:

یا رسول اللہ لانت احب الی من سمعی وبصری وحق الزوج عظیم اخشی

یارسول اللہ! آپ مجھے ... بھی زیادہ محبوب ہیں ...

---

[1] استیعاب ج ۲ ص ۷۷۹

[2] اصابہ ج

[3] تہذیب التہذیب ج ۱۲ ص ۴۴۹

© rasailojaraid.com

ان اضیع حق الزوج — میں ڈرتی ہوں کہ کہیں شوہر کا حق ادا نہ کرسکوں۔

حضرت ام ہانی حضرت علی کے بعد تک زندہ رہیں، صحاح ستہ وغیرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی روایات موجود ہیں، ان سے ان کے صاحبزادے جعدہ بن ہبیرہ، پوتے یحییٰ بن جعدہ بن ہبیرہ، دوسرے پوتے ہارون، دونوں غلام ابومرہ اور ابوصالح، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن حارث بن نوفل ہاشمی، عبداللہ بن عبداللہ بن حارث بن نوفل ہاشمی، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ، مجاہد، عروہ[1]۔ ان کے علاوہ شعبی، عطار، کریب، محمد بن عقبہ بن ابومالک نے روایت کی ہے[2]

ان محدثات وفقیہات اور مفتیات کے علاوہ طبقۂ صحابہ وتابعین وتبع تابعین میں بےشمار ایسی بناتِ اسلام تھیں جن کے علم وتفقہ کا شہرہ عام تھا، اور ان سے محدثین نے روایت کی ہے، حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب کی آخری جلد میں کتاب النسار کے تحت اسمار وکُنیٰ اور مبہمات سمیت تقریباً سوا تین سو محدثات وفقیہات کا ذکر کیا ہے اور تقریب التہذیب میں ان کی تعداد ساڑھے تین سو کے قریب بتائی ہے، نیز روایۃ النسار عن النسار کے ماتحت انہیں نامعلوم محدثات کا حال لکھا ہے۔

---

[1] اصابہ ج ۸ ص ۲۸۷ [2] تہذیب التہذیب ج ۱۲ ص ۴۸۱

گزارش: خریداری برہان یا ندوۃ المصنفین کی ممبری کے سلسلہ میں خط وکتابت کرتے وقت یا منی آرڈر کوپن پر برہان کی چٹ نمبر کا حوالہ دینا نہ بھولئے تاکہ تعمیل ارشاد میں تاخیر نہ ہو

(مینیجر)

© rasailojaraid.com